ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء

بید

سیل جملے

عموماً گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے اور اُسکا علاج

یوں تو گناہ کے اسباب بہت سے ہیں جنمیں سے بعض پر ہم [illegible] مختلف اوقات میں بحث کر چکے ہیں مگر گناہ کے پیدا ہونیکا ایک ذریعہ وہ حرص بھی ہے جو انسان کے اندر کسی دوسرے انسان کو کسی خاص امر یا معاملہ میں اپنے سے بہتر حالت میں دیکھکر پیدا ہوتی ہے۔ اور یہہ خیال اُسکے دل پر مستولی ہو جاتا ہے کہ اے کاش! یہہ وصف یا یہہ چیز مجھمیں یا میرے پاس ہوتی! یہہ خواہش یا تحریک انسانی دل میں دو مختلف حالتیں رکھتی ہے۔ ایک اُنمیں سے محمود یعنی اچھی ہے جسکو رشک کہتے ہیں۔ اور دوسری مذموم جسکو حسد کہتے ہیں۔ ہم اسجگہہ حسد یا رشک کی فلاسفی نہ بیان کرینگے بلکہ یہہ دکھلائینگے کہ اس مذموم صفت حسد کا جو مبادی کیا ہے کیا علاج ہے۔ اپنی رائے یا خیال آخر ایک انسانی رائے ہی ہے۔ جو کسی صورت میں کمزوری اور سقم سے خالی نہیں ہو سکتی۔ پس حکیم و علیم ہستی کی رائے سنو۔ اور نہ صرف سنو۔ بلکہ اُسے اپنا دستور العمل بناؤ ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض للرجال نصیب مما اکتسبوا الخ الآیۃ۔ یعنے ناممکن الحصول چیزوں کی آرزو نہ کرو۔ اور بعض آدمیوں کو دوسروں پر کسی قسم کی فضیلت رکھتے ہوئے دیکھکر بیجا خواہشوں کو پیدا نہونے دو۔

اسلام کا عورتوں پر احسان عظیم

بعض خلقی اور خُلقی نقایص بظاہر عورتوں میں ایسے پائے جا سکتے ہیں۔ اور ایسے چلتے ہیں جو اُنکو مردوں کی نظر میں حقیر اور مکروہ بنا دیتے ہیں۔ دنیا کی مہذب (بخیال خویش) قومیں اور اُنکے متبع آریہ لوگ طلاق۔ یا کثرت ازدواج کے مسایل کو دیکھکر یا پردہ سسٹم کی فلاسفی کو نہ سمجھکر اسلام پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کسی قوانین معاشرت کے واضع اور ریفارمر نے خواہ وہ کوئی پنڈت ہو یا پادری۔ اُس عظیم الشان قانون کے برابر جو اسلام نے فرقہ اناث کے لئے بطور احسان عظیم وضع کیا ہے قائم کیا ہے وہ کیا ہے؟ وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا اگر عورتوں کی کسی خَلقی یا خُلقی برائی نے (جو تمہاری آنکھ میں برائی ہے) تم کو اُن سے نفرت دلائی ہے تو سنو! اُن کے ساتھ باینہمہ کراہت تم نیک سلوک کرو۔ شاید ہے کہ وہی شئے جو تمہاری کراہت کا موجب ہے اللہ تعالیٰ جو قادر و حکیم خدا ہے۔ اُس میں خیر و برکت کثیر پیدا کر دے۔ عسیٰ جو شاہی زبان کا ایک لفظ ہے صاف بتلا رہا ہے کہ ضرور ضرور اُسمیں آثار خیر و برکت پیدا ہونگے۔ پس کیا یہہ اسلام ہی کا

فخر نہیں کہ وہ ایسی حالت میں بھی [illegible] ت کو مستحکم و مضبوط کر رہا ہے۔ [illegible] ب و تہذیب بجز قطع تعلق اور کوئی [illegible]

جہاد کیا ہے ؟؟؟

کر شتہ اہل راستی کے ممنون جہاد کے لفظ کو ایک ڈراونی اور بھیانک صورت میں دکھایا ہے حقیقت میں یہہ ہی ایک پیارا اور مبارک لفظ ہے۔ جو تمام ترقیوں اور خوبیوں کے حصول کا اصل الاصول ہے۔ سعی فی الدین کا نام جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر اپنی ہدایت کی راہیں کھولنے کا وعدہ کرتا ہے جو مجاہدہ کرتے ہیں والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ کٹ مرنا یا لڑنا۔ جہاد کا مفہوم نہیں ہے۔ اگر کبھی مجبور لڑائیوں کا نام جہاد رکھا گیا ہو تو اس سے ابد الآباد کے لئے مذہبی جنگ مراد لینا دانشمندی نہیں ہے۔ آجکل جہاد کیا ہے؟ کس سے ہے؟ دعا سے۔ امر بالمعروف سے نہی عن المنکر سے۔ نمونہ بنکر دکھانے سے۔ دینی تصنیف کرنے سے۔ دینی تصانیف میں مدد دینے سے !!!۔ یہہ راہیں ہیں جہاد کی۔ پس دعائیں کرو کہ قبولیت کے دروازے تمہارے لئے کھولے جاویں۔ بھلی اور پسندیدہ باتیں جانتے ہو تو اُن کو بھی سنا دو جو تم نے سیکھی ہیں۔ بُری اور ناپسندیدہ چیزوں سے نفرت کرتے ہو تو کیوں دوسروں کو روکتے نہیں ہو؟ اگر بدی اور نیکی میں تمیز کر سکتے ہو اور

دل میں اس امر کی تحریک پا لیتے ہو کہ ریفارم کرکے لوگوں کو خدا تعالےٰ کی درگاہ تک پہنچاؤ تو پہلے خود پاک بن کر ریفارمیشن کی سٹیج پر آؤ!!! دینی واقفیت اور معلومات ہیں۔ ابنائے جنس اور ملک و قوم کی بہتری کا خیال ہے تو تمہارے قلم کیوں رواں نہیں ہوتے۔ ایسی تحریریں بکثرت پھیلاؤ۔ جو دنیا میں ست اور پاکیزگی کو پھیلائیں۔ اگر ایسی تحریروں کی طاقت نہیں تو اللہ تعالےٰ نے زر و مال دیا ہے
...اعت میں مدد دو۔ پھر اپنی
... پالوگے اور معلوم کروگے
... پھیلی ہوئی ہیں۔ اور تم باب
... ہو۔

قرآن سے تشخصیت خدا
کشف الحقائق اور پھر تجسم

بمبئی کا عیسائی ماہوار اخبار کشف الحقائق اپریل کے پرچہ میں

خدا تعالےٰ کی تشخصیت کو قرآن کریم سے ثابت کرنیکی بے سود کوشش کرتا ہے۔ کھاتے پیتے انسان ابن مریم کو خدا بنانا چاہتا ہے۔ جس لفظ سے اللہ تعالیٰ کی تشخصیت کا اُسنے اثبات چاہا ہے۔ اُسے پڑھ کر جو لذت اور ذوق ہمارے دل میں پیدا ہوا ہم نہیں اپند کرتے کہ ناظرین اُس سے لطف نہ اُٹھائیں۔ اس سے پیشتر کہ ہم اُس لفظ کے معنے بیان کریں اور پھر بتلائیں کہ وہی لفظ عیسائیت کے مسئلہ یسوع کی خدائی یا آدمی ہاں! عاجز انسان کی خدائی کے خوفناک عقیدہ کا استیصال کرتا ہے۔ یہہ بتلانا ضروری ہے کہ عیسائیوں کو ایسی رکیک تاویلیں تشبث بالحشیش کی ضرورت اسلئے پڑا کرتی ہے کہ اُن کے گھر میں اخلاق سوز مسئلہ کفارہ کا موجود ہے۔ جسکی بنا ابن مریم کی خدائی پر ہے اسلئے کبھی تو وہ قرآن کریم کے پاک الفاظ یدو غیرہ سے تشخص ثابت کیا کرتے ہیں۔ اور کشف الحقائق نے بخیال خویش بطرز جدید خدا تعالےٰ کا تشخص ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ پھر مذا کشف الحقائق کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ "تنزیلا ممن (سورہ طٰہ) کا ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب اور عبد القادر صاحب نے "اُترا ہے اُس شخص (خدا) کی طرف سے" اور فارسی ترجمہ میں شاہ ولی اللہ صاحب نے "فرستادن از جانب کسے کہ" ترجمہ کیا ہے"۔ مجھے معلوم نہیں جو مسلمان مسیحی مذہب کے خلاف وعظ کرتے ہیں۔ اور مسیحیوں پر کیوں ہنستے ہیں۔ جب مسیحی خدا کو شخص کے نام سے تعبیر کرلیتے ہیں"۔ تم کلامہ

سورۂ طٰہ میں یہہ آیت یوں ہے تنزیلا ممن خلق الارض والسموات العلیٰ۔ یہہ قرآن کریم اُس پاک ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے جسنے زمین اور آسمان بلند کو پیدا کیا ہے۔ اس آیت کے اندر جو معارف اللہ تعالےٰ نے بھرے ہوئے ہیں وہ اس مختصر نوٹ میں نہیں آسکتے۔ سب سے پہلے ہم بطور اصل یہہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم کا یہہ احسان عظیم ہے۔ کہ اُسنے خدا تعالیٰ کی صفات کے مسئلہ کو دنیا پر روشن اور مبرہن کرکے دکھایا ہے اس قسم کی مشکلات اُن لوگوں کو پیدا ہوسکتی ہیں۔ اور ہوتی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی مثل قرار دیتے ہیں۔ لیکن جو پاک کتاب لیس کمثلہ شئی کا وعظ کرتی اور اس قسم کا خدا پیش کرتی ہے۔ اُس کو کوئی مشکل نہیں ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کو شئے اور اُس کے تمام لوازمات سے جو منطقی اور فلاسفر تجویز کرسکتے ہیں وراء الوراء قرار دیتا ہے۔ پھر یہاں شاہ عبد القادر صاحب یا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے شخص کے لفظ پر ٹھوکر کھانا اُن لوگوں ہی کا کام ہے جو خدا تعالیٰ کو کھاتا پیتا۔ پاخانے۔ پیشاب کا محتاج خدا مانتے ہیں ایک موحد حنیف کو ایسا وسوسہ کیوں پیدا ہونے لگا۔

ہم کو پادری صاحب کے اس خیال پر تعجب آیا۔ اور دل قرآن کریم کے اس بالغ اور اکمل نظام اور ترتیب پر نثار ہونے لگا جب دیکھا کہ خود قرآن کریم ممن کسکو قرار دیتا ہے خلق الارض والسموات العلیٰ۔ کیا عیسائی جس شخص کو خدا یا جس خدا کو شخص پکارتے ہیں بتلا سکتے ہیں کہ اُسنے بھی زمین کا کوئی حصہ یا آسمان کا کوئی جزو پیدا کیا۔ اور وہ عجائبات تو درکنار رہے جو اُن کے اندر ہیں ہرگز نہیں! امید ہے کشف الحقائق کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ مسلمان کیوں عیسائیوں پر ہنستے ہیں۔ نہ ہنسیں نہ تو اور کیا کریں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ باایں ہمہ دعویٰ عقل و خرد ایک ایسا عقیدہ اُنہوں نے تراش لیا ہے جو کسی صورت سے بھی مطمئن خاطر نہیں ہوسکتا۔ اللہ! اللہ!! یہہ قرآن کریم ہی کو فخر ہے کہ اُسکا ایک ایک لفظ اور نقطہ بھی دنیا میں توحید کا وعظ کرتا ہے۔ اور مخلوق پرستی کے عقائد فاسدہ کا استیصال۔ امید ہے کہ آیندہ کشف الحقائق سوچ سمجھکر قرآن کریم پر اعتراض کیا کریگا اور نامعلوم باتوں پر زبان قلم کو روک رکھا کریگا۔ کیونکہ قرآن کریم ہی کہتا ہے لا تقف ما لیس لک بہ علم الے الآیہ۔ نامعلوم باتوں کی بابت زبان کشائی نکیا کرو۔

الحکم کی خدمت اور اُس کی امداد کی ضرورت

کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ ہمنے "اپنی قوم سے اپیل" کے عنوان سے ایک مضمون لیپنے بابُنہ خرد ناظرین کی توجہ کے لئے لکھا تھا۔ گو ابھی ... توجہ ہونی چاہئیے۔ نہیں ہوئی ... ہمدردی اور اضطراب سے بھرے ہو... پاس پہنچے ہیں۔ اُن سے اتنا پتہ لگ... دوستوں نے الحکم کی خدمات کا گو... (تاہم ہونے کے مقابل کچھہ ہیں) اعتراف کیا ہے۔ اور اُسکے واجبی امداد کی ضرورت سمجھی ہے۔ ہم اس سلسلہ میں اُنمیں سے بعض خطوط شایع کرینگے گو ہمیں واقعی رنج ہوتا ہے کہ الحکم کے قیمتی کالم ایسی اپیلوں کے لئے نہیں۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ من انصاری الی اللہ کہنے کی ضرورت اُن لوگوں کو بھی آپڑی ہے۔ جو اس برتر ہستی کے اشارے پر چلتے ہیں۔ جو ایک آن بلکہ اس سے بھی کمتر حصۂ وقت اگر کوئی تجویز ہوسکے اُسمیں سب کچھہ کرسکتا ہے۔ تو ہم کیا اور ہماری بساط کیا ہے بہرحال اس مضمون پر جو خط اور پہلا خط عملی تحریک اپنے اندر رکھتا ہوا موصول ہوا ہے۔ وہ ہمارے ایک مخلص دوست اور پُرجوش مگر صادق نوجوان مفتی محمد صادق صاحب کا ہے جسے ہم درج ذیل کرتے ہیں اور امید کرلیتے ہیں کہ ہمارے عنایت فرما اُسپر توجہ کرینگے اور اپنی سچی ہمدردی سے ہم کو فائدہ اُٹھانے کا موقع دینگے۔

ہم مفتی صاحب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنکے صدق و اخلاص میں ترقی دے۔ اور دینی نعماء سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔

اور وہ خط یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی شیخ صاحب اخویم رحمکم اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کی اپیل کو یا دوسرے لفظوں میں آپکے شکایت نامہ کو اول سے آخر تک پڑھا - اور اسکا پڑھنا ایک افسوس کا موجب ہوا - خصوصاً آمدنی اور خرچ کے اکونٹ کو دیکھکر بہت ہی تعجب ہوا - کیونکہ اگر یہی حال تھوڑی دیر تک اور رہے تو ہمیں الحکم جیسی نعمت سے بہت جلد محروم ہو جانا پڑیگا - مجھے وہ دن خوب یاد ہیں کہ ہم اس بات کو ترستے تھے کہ قادیان کی کوئی خبر سنیں حضرت اقدس کا کوئی نیا خط پڑہیں - مولوی صاحب کے وعظ کا خلاصہ کسی سے سنیں - اور چونکہ میری عادت ہے کہ میں دارالامان میں جاکر اکثر باتوں کو اپنی نوٹ بک میں لکھ لیا کرتا تھا - اسلئے جب کبھی میں قادیان جانیکی توفیق پاتا - میری واپسی پر احباب خصوصاً اکٹھے ہوتے اور مجھسے میری نوٹ بک سنتے - اور حظ حاصل کرتے - اور پاک باتوں سے نور ایمان اور معرفت میں ترقی کرتے - لیکن یہ تو لاہور اور امرتسر قریب کے مقامات کو تو کبھی نہ کبھی ملجاتے - مگر دور دور کے رہنے والے ہمیشہ ان باتوں کو ترسا کرتے تھے کہ کوئی پرچہ یا رسالہ کوئی خبر آوے - اور مجھے یاد ہے کہ جب کبھی کسی دور کے رہنے والے دوست کو میں قادیان سے واپس آکر خط لکھتا - اور وہاں کے تازہ حالات درج کرتا - تو اس کے جواب میں بہت سا شکریہ اور دعائیں میں حاصل کرتا -

اب اس ضرورت کو الحکم نے ایسا پورا کیا ہے - اور اس نعمت کو دور و قریب کے رہنے والے احباب کے واسطے ایسا آسان کر دیا ہے کہ صرف اتنے ہی کے شکریہ میں الحکم کو سالانہ روپیہ ڈیڑھ دیا جاوے تو کوئی بڑی بات نہیں - معارف قرآنی جو حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ الرحمن کے درس قرآنی سے لئے جاتے ہیں وہ سچ مچ جنت کے باغ کے پہل ہیں کہ جنکو کھانے والا ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے - چنانچہ خدا نے اس برگزیدہ بندہ کے لئے بہتوں کو اس دوا کے ذریعہ سے شفا دی - اور انہیں شفا پانیوں میں سے ایک یہ راقم بھی ہے فالحمد للہ - ایسے وقت میں جبکہ مخالف چاروں طرف سے ہماری نسبت غلط فہمیوں کا طومار باندھنے کو ہر وقت

کمربستہ پھرتے ہیں - یہہ ضرور تہا کہ ہماری طرف سے بھی حق کو ظاہر کرنے والا کوئی پرچہ ہوتا - اور اس ضرورت کو بھی الحکم نے بخوبی پورا کیا - جو مختلف قوم کی ہر ایک ضرورت کو جو ہیرا ہیڈ لکھنے کی ذریعہ سے ہو سکتی ہے - الحکم نے پورا کیا ہے - اور مجھے ایک اشتیاق ہمیشہ قیمت کا ہے کہ اگر آئندہ ہمیں انتظار میں رہتی ہے - میں تجربہ سے بہت روحانی فوائد اسکے ذریعہ سے اٹھائے ہیں - اور میں یقین کرتا ہوں کہ دیگر احباب نے بھی ایسا ہی فائدہ اٹھایا ہے - میں نہایت ہی زور کے ساتھ اس بات کو پیش کرتا ہوں کہ ہمارے بھائیوں میں سے ہر ایک کو چاہئیے کہ حسب مقدور کم از کم ایک پرچہ الحکم کا ضرور خرید کریں - اور اسکی قیمت کی ادائگی میں ہرگز تساہل نہ فرماویں - اور جو لوگ اس سے زیادہ کی توفیق رکھتے ہوں وہ اس ثواب میں شامل ہوں -

اس اپیل کو پڑھکر میں نے ارادہ کیا ہے کہ آپ میرے حساب میں دو پرچہ اخبار اور رسال فرمایا کریں - ایک بنام مفتی فضل احمد صاحب مدرس مشن سکول جموں - اور ایک بنام بابو ارشاد مرزا صاحب سیکریٹری ریڈنگ روم دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور - یہہ کام ایک دو کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا بلکہ اسکا اثر ساری قوم پر ہے - اسواسطے دوستوں کی توجہ دلانی چاہئیے کہ ترسیل زرچندہ میں دست باقاعدہ رہا کریں - تاکہ ایسا نہو کہ چند ایک کی لاپروائی کی وجہہ سے سب کو اس نعمت سے محروم رہنا پڑے اور نقصان اٹھانا پڑے -

ہاں ایڈیٹر شیخ صاحب! اگرچہ آپ ان باتوں کو خوب جانتے ہیں - مگر میں بھی یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپنے اس اخبار کو نکال کر بہت ہی بڑی ذمہ واری کو اپنے سر پر لیا ہے - آپ ہماری جماعت کے ریپریزنٹیٹو ہوکر نکلے ہیں - اور آپ کا اخبار چاروں طرف مرزا صاحب کی جماعت کا اخبار کہلاتا ہے - ایسے کچھہ تھوڑی سی بات نہیں جسکو آپنے اختیار کیا ہے -

میں سچ کہتا ہوں کہ اس جماعت کی طرف منسوب ہونے والا اخبار اگر لحاظ اپنے مضامین کی عمدگی پابندی وقت - صفائی مطبع وغیرہ کے اس نام کے شایاں نہو - تو میں ڈرتا ہوں کہ یہہ امر

آپکے لئے اچھا نہوگا - پس آپ اس معاملہ میں خود بہت دعا اور توجہہ سے کام لیا کریں - اور کسی طرح کی محنت کو اسکے واسطے اٹھا نہ رکہیں - اور مجھے یقین ہے کہ آپ ایسا ہی کرینگے - کیونکہ آپ سب کچھہ چھوڑ کر اس نیک کام کو لگ گئے ہیں -

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپکو بڑی ہمت عطا فرماوے اور آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی بخشے اور تمام بھائیوں کو اس نیک کام میں جوش کے ساتھہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے - اور ہم سب کی کمزوریوں کو دور کرے (آمین)

میرے خیال میں وہ لوگ اچھا نہیں کرتے جو کہ ایسے اخباروں یا رسالوں کے خریدنے کے وقت تجارتی حوصلہ بینی لگا کر کاغذوں اور سیاہیوں کی قیمت پر تالنے بیٹھ جاتے ہیں - کیونکہ کسی چیز کی قیمت بلحاظ اس محنت اور مشقت اور بیش قیمت وقت کے جو کہ اسکے تیار کرنے میں صرف ہوتا ہے - اور بلحاظ اس کے مفید اور کمیاب ہونے کے ہوتی ہے - مثلاً وہ پاک موتی جو کہ آپنے حضرت اقدس کی تقریروں اور مولوی صاحبان کے خطبات جمع کر کے بیش بہا لڑیوں میں پروئے اور ترتیب دئیے ہیں - اگر آپ اتنی محنت نہ اٹھاتے تو ہمیں ان کا دیکھنا کبھی نصیب نہوتا -

بہرحال آپ ہمت کو نہ ہاریں - اور اپنے کام کو چلائے چلیں - خدا تعالےٰ آپ کے ساتھہ ہوگا - اور وہ صادقوں کو کبھی ناکامیاب نہیں کرتا - والسلام

راقم آپ کا خادم
محمد صادق از لاہور

الحمد للہ! مولوی احمد حسن صاحب مالک تحفہ احمدیہ کانپور جن پر خطرناک کتاب امہات کی مصنف شایع کرنے ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کی تھی بری ہوگئے - الحمد للہ علی ذلک - مع دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست - ایڈیٹر اودھ نامہ لکھنؤ پر جس پر یہ نالش تھی ابھی فیصلہ نہیں ہوئی ابھی مقدمہ جاری ہے

حضرت اقدس کی ایک تقریر دلپذیر اور مسئلہ وحدت وجود پر ایک خط طبع ہوکر فروخت ہوا ہے - شائقین جلد خرید لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا - قیمت ۲/
پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کی حقیقت کا فوٹو یعنی آئینہ حق نما

مولانا مولوی نور الدین صاحب کے ایک خطبہ کا خلاصہ مطلب

۳۱ مارچ ۱۸۹۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذین ھم من خشیۃ ربھم مشفقون ۝ والذین ھم بآیات ربھم یؤمنون ۝ والذین ھم بربھم لا یشرکون ۝ والذین یؤتون ما آتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الیٰ ربھم راجعون ۝ اولٰئک یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون ۝

مولا کریم - رحمان و رحیم مولا - ان آیات میں انسان کو اُن راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اُسکو ہر ایک قسم کے سُکھوں کی طرف لیجاتے ہیں اور اپنے ہمجنسوں اور ہمعصروں میں معزز و موقر بنا دیتے ہیں۔

انسان فطرتی طور پر چاہتا ہے کہ ہر ایک قسم کے سُکھوں اور آراموں اور بھلی باتوں کو حاصل کرے۔ اور پھر اُن میں سب سے بڑھکر رہنا چاہتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ اُسکے متعلقین خوش و خورسند ہیں۔ اور لوگوں کو بھلائی کی طرف متوجہ پاتا ہے۔ اُسکے دل میں یہہ بات پیدا ہوتی ہے کہ فلاں بھلائی میں سعادتمند قدم رکھا ہے۔ اور فلاں شخص نے بھی رکھا ہے۔ پس میں سب سے بڑھکر سبقت لیجاؤں۔ غرض عام طور پر انسان فطرتاً ایک **کمپی ٹی شن** میں لگا رہتا ہے اور ساتھ والوں سے سر براَوردہ ہونے کا آرزومند ہوتا ہے۔ بچے چاہتے ہیں کہ کھیل میں دوسری پارٹی سے بڑھکر رہیں اور جیت جاویں۔ عورتیں کھانے۔ پہننے۔ لباس و زیورات میں چاہتی ہیں کہ اپنی ہمنشینوں سے بڑھکر رہیں۔ پس یہہ خواہش اور آرزو جو فطرتی طور پر انسان کے دل میں پائی جاتی ہے اُسکے پورا کرنے کی اسباب اور وسایل قرآن کریم میں اس مقام پر رحیم کریم مولا بیان فرماتا ہے اور وہ چند ایک اصول پر مشتمل ہے۔

پہلا اصل - انسان غور کرے کہ اُسکے دل میں اپنے سے بڑے کا ڈر ہوتا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ کام والے لوگ نمبردار کا۔ اور نمبردار تحصیلدار کا۔ اور تحصیلدار حکام بالادست کا ڈر رکھتے ہیں۔ ماتحت اگر افسروں کا ڈر دل میں نہ رکھیں تو وہ اپنے فرض منصبی کو اس خوبی اور صفائی سے نہ کریں جس سے وہ اُن کی حفاظت میں کیا کرتے ہیں۔ اب اس اصل کو زیرِ نظر رکھکر مولا کریم فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو نیکیوں اور بھلائیوں کے کمپیٹیشن اور مقابلہ میں سرفراز ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ ہر ایک کام کرتے وقت اسبات کا لحاظ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کا نگران ہے۔ اور اُن کی ہر فعل کھانے۔ پینے۔ دوستی۔ دشمنی۔ بغض و عداوت۔ لین دین غرض تمام معاملات میں اُن کو دیکھتا ہے۔

پس مومن وہ ہوتے ہیں۔ خیرات میں وہ بڑھتے ہیں جو ان اعمال و افعال کے وقت علیم و خبیر کی ذات اور نگرانیوں پر نگاہ کرتے ہیں۔ اور ہر آن خوف و خشیت الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں۔ اسلیئے ہر ایک کام میں خواہ کھانے پینے کا ہو۔ یا بغض و عداوت ہو۔ دوستی ہو یا دشمنی۔ ہر بات میں خوش رہنے اور بڑھکر رہنے کے لیئے پہلا اور ضروری اصل کیا ہے؟ **خشیت الٰہی** عمل کرنے سے پہلے دیکھہ لیا کرو کہ یہہ عمل خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کی وجہہ سے کسی سرخروئی کا باعث ہے یا اُسکی نارضامندی کا موجب ہوکر سیاہ روئی کا پیش خیمہ ہے؟

خوف الٰہی کے بعد دو اصل اور ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ ایک اخلاص۔ دوسرا **صواب**۔ کوئی عمل صالح ہو نہیں سکتا جب تک اخلاص اور صواب نہو

اخلاص کیا ہے؟ اخلاص کے معنے ہیں کہ جو کام ہو اُسمیں یہہ مدنظر ہو کہ مولا کریم کی رضا حاصل ہو۔ حُبّ ہو تو حبّ للّٰہ ہو۔ بغض ہو تو بغض للّٰہ ہو۔ کھاؤ تو اسلیئے کہ کھانے کا حکم دیا ہے۔ پیتے ہو تو سمجھہ لو کہ **واشربوا** کے حکم کی تعمیل ہے۔ غرض سارے کاموں میں اخلاص ہو رسم و عادت نفس و ہوا کی ظلمت نہو۔ اندرونی جوش اُسکے باعث نہوئے ہوں۔

صواب کیا ہے؟ کہ ہر بھلا کام اُسطرح کیا جاوے جسطرح اللہ تعالیٰ نے اوسکا حکم دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کر کے دکھایا ہے۔ اگر نیکی کرے۔ مگر نہ اُس طرح جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی ہے۔ وہ راہ صواب نہیں۔ غرض یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کام کے کرنے میں اجازت سرکاری ہے یا نہیں۔ اور پھر اللہ کی رضا مقصود ہے یا نہیں۔ پس کام کرو خشیت الٰہی سے۔ اور پھر اخلاص و صواب سے!!!

والذین ھم بآیات ربھم یؤمنون - اللہ تعالیٰ کے احکام پر ایمان لاتے ہیں۔ اور **والذین ھم بربھم لا یشرکون** اور پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھہ اعمال اور ترک اعمال میں کسیکو شریک نہیں کرتے نیکی کو اسلیئے کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ اور اُسکے لیئے اوسکو کرے۔ اور بدی سے اسلیئے اجتناب کرے کہ خدا نے اُنکو بُرا فرمایا۔ اور اُن سے روکا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع مدنظر رکھکر نیکی کرے۔ نیکی کرتا ہوا بھی خوف الٰہی کو دل میں جگہہ دے۔ کیونکہ وہ نکتہ نواز اور نکتہ گیر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جنابہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں۔ کہ بدیاں کرتے ہوئے خوف کریں۔ فرمایا نہیں نہیں نیکیاں کرتے ہوئے خوف کرو۔ جو نیکیاں کرنے کی ہیں کرو۔ اور پھر حضور الٰہی میں ڈرتے رہو۔ کہ ایسا نہو کہ **عظیم و قدوس** خدا کے حضور کے لائق ہیں یا نہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون کے مصداق ہوتے ہیں یعنے اول اور آخر میں خشیت ہو فعل اور ترک فعل اخلاص اور صواب کے طور پر ہوں۔ اور وہ بھلائیوں کے لینے والے اور دوسرے سے بڑھنے والے ہیں

وسوسہ شیطانی یہہ بھی آجاتا ہے کہ یہہ راہ کٹھن ہے کیونکر چلینگے۔ خدا تعالیٰ نے خود ہی اس وسوسہ کا جواب دیا ہے **لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا** کہ جنہوں جو اعمال کے کرنے کا حکم دیا ہے اور نواہی سے روکا ہے وہ مشکل نہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عدم استطاعت پر حج کا حکم ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوامر و نواہی ایسے ہیں کہ عمل کر سکتا ہے۔ اور اُن سے باز رہ سکتا ہے۔

اور یہہ امر بھی بحضور دل یاد رکھو کہ بعض اعمال بھول جاتے ہیں۔ جناب الٰہی کے ہاں بھول نہیں۔ بلکہ فرمایا **ولدینا کتب ینطق بالحق وھم لا یظلمون**۔ یاد رکھو جناب الٰہی میں اعمال محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ خدا کے ہاں ظلم نہیں ہوتا۔

انسان اگر غور کرے تو دنیا میں بھی ایک جنت اور نار کا نمونہ دیکھہ سکتا ہے۔ مجھے افسوس آتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ دوستوں کی چیٹھیوں کے پڑھنے پڑھانے میں کسقدر ہوشیاری اور مستعدی سے کام لیا جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی چیٹھی۔ اور پھر جسکے لانیوالا وہ کامل انسان جو محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی پرواہ نہیں کیجاتی سستی کی جاتی ہے تو کتاب اللہ کے سمجھنے میں

بعض اعمال ایسے ہیں کہ ہم نیکی سمجھتے ہیں۔ مگر قانون الٰہی کا منشا ہے نہیں ہوتا۔ جب انسان مرفہ الحال

اور اگر بند ہو جاتا ہے تو وہ دُکھوں میں مبتلا ہوتا ہے اسوقت نجات کی راہ نہیں ملتی - میں دیکھتا ہوں کہ ایسے انسان ہیں کہ دعوے اسلام کرتے ہیں - مگر عمل دیکھو تو بازار میں کفار کے اعمال اور اُن کے اعمال برابر ہیں - نیک نمونہ دکھا کر دوسروں کو قایل کر سکتا ہے - اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی نسبت فرماتا ہے - کہ اگر تو (یعنے آنحضرت) نرم مزاج نہوتا - تو یہہ لوگ تیرے گرد جمع نہوتے - صحابہ کرام کی زندگیوں کے حالات پڑھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام سے کوئی غلطی بھی ہو جاتی تھی - اور آپ استغفار بھی فرمایا کرتے تھے - گر ذرا ذراسی بات پر مواخذہ اور تشدد کرتے تو تیری پاس یہہ قوم کس طرح جمع ہوتی - حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس نہ مال نہ طمع کی امید تھی - اگر کوئی چیز گرویدہ کر سکتی تھی تو وہ صرف حق کا نور اور آپ کے برگزیدہ اخلاق تھے -

اپنے اعمال میں یہہ امر مدنظر رکھو کہ اخلاص اور صواب ہو - نہ یہہ کہ اپنے اغراض و مقاصد کیلئے کسی آیت یا حدیث کا بہانہ تلاش کرتے پھرو - اور نیکی کرتے ہوئے یہہ نہ سمجھو کہ گویا تمام منازل طے کر لئے - نہیں بلکہ بعض امور ضروری ہیں - اور بعض اُس سے کم - بعض فرائض ہیں - بعض سنن - بعض واجبات ہیں - ایک سخت بدی ہوتی ہے - ایک اُس سے کم - اور بعض ایسے کہ اُن پر حرام اور مکروہ کا لفظ عاید ہوتا ہے -

خدا تعالےٰ کی باتیں جب سنائی جاویں مناسب نہیں کہ انسان سنکر بھی اُس راہ کو اختیار نکرے جو خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہ ہے - اور اُسے اساطیر الاولین کہنے والوں کی طرح لاپرواہی سے چھوڑ دے

میں ایک ضروری امر آخر میں تمہیں بتلانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی ہادی دنیا میں آتا ہے تو اسکی شناخت کے کئی طریق ہوتے ہیں -

اول - جاہل اور بےعلم نہو - خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ہادی کے لئے ضروری ہے کہ وہ نادان اور بےخبر نہو - اب کتاب اللہ کو پڑھو - اور دیکھو کہ جو معارف اور حقایق اُسمیں بیان کئے گئے ہیں - وہ ایسے ہیں کہ کسی جاہل اور نادان کے خیالات کا نتیجہ ہو سکتے ہوں - سوچو! اور پھر سوچو!!! نادان ایسی معرفت اور روح ور آستہ بھری ہوئی باتیں نہیں کر سکتے -

دوم - وہ ہادی اجنبی نہو - کیونکہ ایک ناواقف انسان دور دراز ملک میں جاکر باوجود بدکار اور شریر ہونیکے بھی چند روز تصنع اور ریاکاری کے طور پر اپنے آپکو نیک ظاہر کر سکتا ہے - پس ہادی کے لئے ضروری ہے - کہ وہ اُن لوگوں کا واقف ہو - اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوی صاف ہے کہ ما ضل صاحبکم وما غوی

تیسری بات یہہ ہے کہ ہادی یا امام یا مرشد اپنے سچے علوم کے مطابق عملدرآمد بھی کرتا ہو - اوروں کو بتلا دے اور خود نکرے - پس اس امر کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت فرمایا ہے ما ضل صاحبکم وما غوی حضور کے عملدرآمد کا یہہ حال ہے کہ جنابہ صدیقہ علیہا السلام نے ایک لفظ میں سوانحعمری بیان فرما دی کان خلقہ قرآنا یعنے آپکے اعمال و افعال بالکل قرآن کریم ہی کے مطابق ہیں :: اللہ تعالےٰ مجھے اور سب احباب سامعین کو نیک رستہ پر چلا دے اور قرآن کریم کے سمجھنے اور اسپر عمل کرنے کی طاقت اور ہدایت بخشے - آمین -

جماعت افریقہ کی طرف سے اپنی جماعت میں سے افریقہ آنے والے اصحاب کے لئے ضروری نوٹس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

چونکہ بعض احباب اپنی جماعت بسلسلہ ملازمت میں یہاں ایسی صورت میں پہنچے ہیں کہ کلنڈنی بندر پر جہاں کہ ہر ایک گروہ ملازمین آمدہ از ہند کا ۳ دن ضرور قیام کیا کرتا ہے - اگرچہ حضرت اقدس کے خادمین مستقل طور پر خدمات لوگنڈا ریلوے پر متعین ہیں مگر تاہم عدم واقفیت کی وجہ سے نووارد احباب اُن سے ملاقات نہ کر سکے - اور جب وہ اپنی اپنی جگہہ پر تبدیل ہو کر ان پر چلے گئے تو پیچھے سے اُن کو اس بات کا علم ہوا کہ ہمارے بھائی کلنڈنی میں بھی ہیں - اور اسطرح سے ہم لوگوں کو جو بندر پر رہنے کی وجہہ سے اُن اصحاب کی زیارت کے اول حقدار تھے - ایک ایک اور دو دو ماہ کے بعد اُن سے ملاقات نصیب ہوئی -

لہٰذا آیندہ کی سہولت کے خیال سے ذیل میں ہم ایک فہرست سب تمام ممبران جماعت افریقہ کی درج کر دیتے ہیں - تاکہ ہر ایک نووارد بھائی آتے ہی کسی ممبر جماعت سے مل کر اُن تمام تکالیف سے امن میں رہے جو کہ اجنبیت کی حالت میں ایک مسافر کو پیش آسکتی ہیں - اور نیز بندر پر پہنچنے والے بھائیوں کو زیادہ انتظار اپنے نووارد بھائیوں کی زیارت کا نکرنا پڑے -

حضرت اقدس کے اُن خادمین کی فہرست جو کہ کلنڈنی بندر پر مستقل طور پر مقیم ہیں:

۱- سید کرم حسین صاحب انچارج کول اسٹور کلنڈنی بندر دیہہ ہاسو بہالی ہمیشہ بندر کے کنارے پر رہتے ہیں -

۲- بابو محمد علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ کلنڈنی ہسپتال - ساکن اُل ضلع گجرات

۳- سیٹھ احمد دین صاحب قصاب کلنڈنی بازار - ساکن جادہ ضلع جہلم

۴- خاکسار راقم الحروف محمد افضل کلنڈنی بازار ساکن قادیان -

جماعت افریقہ کے کل باقی ممبران کی فہرست

۵- ہیڈ جمعدار صاحب محمد بخش ساکن کڑیانوالہ - لینڈ کشن منزل ٹیوٹر ن

۶- خواجہ احمد صاحب وارڈمین کلنڈنی یوروپین ہاسپٹل - ساکن گجرات

۷- عظیم شاہ صاحب باورچی کلنڈنی " " " دوسوہہ

۸- حافظ الٰہی بخش صاحب وارڈمین " " " سیالکوٹ

۹- میاں دین محمد صاحب مزدور " " " گوجرانوالہ

۱۰- شیخ فضل کریم صاحب عطار جمعدار " " " سیالکوٹ

۱۱- سید محمد شاہ صاحب کلرک ٹیلیفون کلنڈنی بندر " ضلع جالندھر

۱۲- میاں بہولا ہیکیدار مینٹینس ڈویژن ساکن جادہ ضلع جہلم

۱۳- میاں محمد ابراہیم اینڈ کو ٹھیکیدار ایضاً " پسرور ضلع سیالکوٹ

۱۴- حافظ محمد صاحب " " ساکن کوٹلہ ریہ اجہلم

۱۵- مستری نبی بخش صاحب سب انسپکٹر " " کرڈ جادہ (")

۱۶- شیخ نور احمد صاحب ٹائم کیپر " " جالندھر

۱۷- بابو محمد الدین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ محکمہ ریلوے ٹرانسپورٹ ساکن ٹبالہ

۱۸- میاں داد خان صاحب تھانہ دار سیکشن کھینیڈو " ضلع جہلم

۱۹- میاں محمد اسمعیل ٹائم کیپر پلیٹ لی انگ " کڑیانوالہ

۲۰- میاں جواہر رنگر کلنڈنی بازار " جہلم

۲۱- شیخ عنایت اللہ صاحب سٹور کیپر کلرک ریل ہیڈ کوارٹرن " لاہور

۲۲- حافظ محمد الیاس صاحب قاری فیض پورہ جمعدار " فیض پور

۲۳- بابو رستم علی صاحب رہتن سٹور کیپر مکہنیڈو " جالندھر

راقم

محمد افضل از کلنڈنی بازار

معرفت لائن سیٹھ احمد دین صاحب

قصاب ۱۸ فروری ۱۹۰۱ء

مکتوبات امام الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بعد ہذا - آپ کا خط جو آپنے لودہیانہ سے لکھا تھا پہنچ گیا - جس کے مطالعہ سے بہت خوشی حاصل ہوئی - بالخصوص اسوجہ سے کہ جس روز آپ کا خط آیا - اُسی روز بعض عبارتیں آپکے خط کی کسیقدر کمی بیشی سے بصورت کشفی ظاہر کی گئیں اور وہ فقرات زیادہ آپ کے دل میں ہونگے - یہہ خداوند کریم کی طرف سے ایک رابطہ بخشی ہے - خداوند کریم اس رابطہ کو زیادہ کرے! آپنے اپنے خط میں تحریر فرمایا تھا کہ ایک برہمو صاحب ملے - جنکا یہہ بیان تہا کہ گویا اس عاجز نے اُن کی اصلیت کو سمجھا نہیں - یہہ بیان سراسر بناوٹ ہے برہمو سماج والوں کا خلاصہ عقاید یہی ہے - کہ وہ الہام اور وحی سے منکر ہیں - اور خدا کے پیغمبروں کو نعوذ باللہ مفتری اور کذاب سمجھتے ہیں - اور خدا کی کتابوں کو اختراع انسان کا خیال کرتے ہیں - وہ الہام اور وحی کے ہرگز قایل نہیں ہیں - اور اپنی اصطلاح میں الہام اور وحی اُن خیالات کا نام رکھتے ہیں جو عادتی طور پر انسان کے دل میں گذرا کرتے ہیں - جیسے کسی مصیبت زدہ کو دیکھکر رحم آیا - یا کوئی بُرا کام کر کے پچھتایا کہ ایسا کیوں کیا ہے - یہہ اُن کے نزدیک الہام ہے - مگر وہ الہام اور وحی جو خداوند کریم کے فرشتے کسی انسان سے کلام کریں - اور حضرت احدیت کسی سے مخاطبت کریں - اس پاک الہام سے وہ قطعاً منکر ہیں اور اپنے رسایل اور لکچروں میں ہمیشہ انکار کرتے رہتے ہیں - مگر اب وقت آپہنچا ہے کہ خدا اُنکو اور اُن کے دوسرے بھائیوں کو ذلیل اور رسوا کرے مجھکو یاد ہے کہ پنڈت شیو نارائن نے جو برہمو سماج کا ایک منتخب ممبر معلوم ہے - لاہور سے میری طرف ایک خط لکھا کہ میں حصہ سوم کا رد لکھنا چاہتا ہوں - ابھی وہ خط اس جگہ نہیں پہنچا تھا کہ خدا نے بطور مکاشفات مضمون اُس خط کا ظاہر کر دیا - چنانچہ کئی ہندووں کو بتلایا گیا - اور شام کو ایک ہندو کو جو آریہ ہے ڈاکخانہ میں بھیجا بھی گیا - تا گواہ رہے وہی ہندو اس خط کو ڈاکخانہ سے لایا - پھر میں نے پنڈت شیو نارائن کو لکھا کہ جس الہام کا تم رد لکھنا چاہتے ہو خدا نے اُسکے ذریعہ سے تمہارے خط کی اطلاع دی - اور اُسکے مضمون سے مطلع کیا - اگر تم کو شک ہے تو خود قادیان میں آکر اسکی تصدیق کر لو - کیونکہ تمہارے ہندو بھائی اسکے گواہ ہیں - رد لکھنے میں بہت سی تکلیف ہوگی - اور اسطرح جلد فیصلہ ہو جائیگا - میں نے یہہ بھی لکھا کہ اگر تم صدق دل سے بحث کرتے ہو - تو تمہیں اسجگہہ ضرور آنا چاہیئے کہ اس جگہہ خود اپنے بھائیوں کی شہادت سے حق الامر تم پر کھل جائیگا - لیکن باوجود ان سب تاکیدوں کے پنڈت صاحب نے کچھہ جواب نہ لکھا اور اسبارہ میں دم بھی نہ مارا اور وہ الہام پورا ہوا جو حصہ سوم میں چھپ چکا ہے سنلقی فی قلوبهم الرعب - اب دیکھئے! اس سے زیادہ اور کیا صفائی ہوگی - کہ خداوند کریم نہ صرف شنیدہ پر رکھنا چاہتا ہے بلکہ دیدہ کی مرتبہ پر پہنچانا چاہتا ہے - کل ضلع پشاور سے اِس جگہہ کی آریہ سماج کے نام صوامی آریہ سماج نے ایک خط بھیجا ہے کہ حصہ سوم براہین احمدیہ میں تمہاری شہادتیں درج ہیں - اسکی اصلیت کیا ہے - سو اگرچہ ہندو لوگ اسلام کے سخت مخالف ہیں - مگر ممکن نہیں - کہ سچ کو چھپا سکیں - اسلئے فکر میں ہوئے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو کیا لکھیں - اگر شرارت سے جھوٹ لکھینگے تو اسمیں روسیاہی ہے - اور آخر پردہ فاش ہوگا - اور سچ لکھنے میں مصالح اپنے مذہب کی نہیں دیکھتے - اب دیکھا چاہیئے کہ کیونکر پیچھا چھوڑاتے ہیں - شاید جواب سے خاموش رہیں - یہہ اسرار جو خداوند کریم اس عاجز کے ہاتھہ پر ظاہر کرتا ہے - عام طور پر اسکی عادت نہیں تھی کہ اُن کے اظہار کی اجازت دی - بلکہ اسرار ربانی کے ظاہر کرنے میں اندیشہ سلب ولایت ہے - لیکن اس زمانہ میں ان باتوں کا ظاہر کرنا نہایت ضروری ہے - کیونکہ ظلمت اپنی کمال کو پہنچگئی گو دوسرے لوگ اپنی نافہمی سے اس اظہار کو ریاکاری میں داخل کریں یا کچھہ اور سمجھیں مگر یہہ عاجز اسکی کچھہ بھی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کیا کہینگے اور خداوند کریم نے اس عاجز کو عام فقرا کے برخلاف طریقہ بخشا ہے - جسمیں ظاہر کرنا بعض اسرار ربانی کا عین فرض ہے - والسلام علیکم و علی اخوانکم من المومنین ۲۳؍ مارچ ۱۸۸۳ء مطابق ۱۴؍ ربیع الثانی ۱۳۰۰ ہجری صلعم

بقیہ نمبر ۱۳

نواب صاحب کی خدمت میں خط روانہ کر چکا تھا - اور بذریعہ رویائے صادقہ نواب صاحب کو بہت تسلی دیگئی تھی - اسلئے اسی خط پر کفایت کی گئی - اور منشی الٰہی بخش کو بھی الہام سے اطلاع دیگئی - اور بروقت صدور اس الہام کے چند نمازی موجود تھے - اور اتفاقاً دو ہندو سے ملاوامل اور شرمپت رائے بھی جو اکثر آیا جایا کرتے ہیں بعین اُس موقعہ پر موجود تھے اُن کو بھی اسوقت اطلاع دی گئی - اور کئی مہمان کئے ہوئے تھے اُنکو بھی اطلاع دی گئی - پھر چند روز کے بعد نواب صاحب کا خط آگیا - کہ سرائے کا کام جاری ہو گیا ہے سو چونکہ دعا ایسے کام کے لئے کی گئی تھی - اسلئے یہہ اطلاع دنیا فضول سمجھا گیا مگر خداوند کریم کا بڑا شکر ہے کہ مجمع کثیر میں یہہ الہام ہوا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے - عین الہام کے صدور کے وقت دو ہندو موجود تھے - جنکو اسیوقت مفصل بتلایا گیا - اور دوسرے نمازیوں کو بھی خبر دیگئی - اور منشی الٰہی بخش کو بھی لکھا گیا - نواب علی محمد خانصاحب کی ارادت اور شب و روز کی توجہ اور اخلاص قابل تعریف ہے - خدا تعالےٰ اُن کو ہر ایک غم سے خلاصی بخشے اور حسن عاقبت عطا فرماوے - آپ نواب صاحب کو بھی اطلاع دیدیں کہ مالیر کوٹلہ سے نواب ابراہیم علی خان صاحب والی مالیر کوٹلہ کے ایک سررشتہ دار کا خط آیا ہے کہ وہ مبلغ صہ روپیہ بطور امداد بھیجینگے - مگر ابھی آئے نہیں - یہہ روپیہ انشاء اللہ پٹیالہ میں عبدالحق صاحب کو پہنچایا جائیگا اور پھر بعد اسکے اُن کا قرضہ دو سو روپیہ باقی رہیگا

والسلام

راقم خاکسار غلام احمد عفی عنہ

۲۶؍ مئی ۱۸۸۴ء

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

موسمی تعطیلات کی باعث ایک مہینہ کے لیے بند کیا گیا

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر ٭ نہ رہے کوئی لاولد مضطر ٭ غنی ہے حق میں بشر کے لیے ٭ لعل و زر تیم سے بڑھ کر ٭

شفاخانہ یونانی حکیم شیخ نظام الدین امرتسر

اظہار بشارت:- ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و عبارات اسناد بیشمار سے کیا خاک اطمینان کر سکتے ہیں - اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں - یہاں خیر خواہی عام اور راستبازی سے کام ہے مرد میدان بنکر آئیں - شرطیہ دوا آزمائیں - جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بنائیں -

معیار صداقت:- بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے - جسکو اسپر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوا لے - اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ دو چند لو - صحت کے طالبو!!! اولاد کے آرزو مندو!!! یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو - فضل خدا داد کی منادی ہے - عام مبارکبادی ہے

اس خادم الاطباء کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقرائے کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں - خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و ثبات رحمات و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں - اگرچہ اکثر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر ع خدا پنج انگشت یکساں نکرد - بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں - بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ (۱) دوا تو سبھی ہو نگی مگر نمبر اول کم مقدور والا صرف خرچ مندرجہ دیوے اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لیجائیں - اور مراد دلی پائیں - (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی کیماہ - علاوہ خرچ دوا وہ سے کر رسید دستخطی لے - اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے - ورنہ واپس لیجائے - (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر اقرار نامہ آمدنی دو ماہ لکھدے - بشرط پیدائش نرینہ میعاد معینہ پر ادا کرے - ورنہ خرچ دوا ہی بذریعہ رسید واپس لے (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدیں - بشرط کامیابی بندہ پاوے - ورنہ واپس لیں (۶) اسپر بھی اطمینان نہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں - وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو ورنہ ہرجانہ حسب قرارداد قبول - فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرادی - شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھادی - اگر علاج میں شک ہو تجربہ کر لو - مراد پانے پر دنیا کسکو گراں ہے - فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے - جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے گھر نہیں - سب پر بادہ سخت ہے کہ جسکا ثمر نہیں - گمنام وہ بشر ہے کہ جسکا پسر نہیں - کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوا لیجئے - جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی اور جن کی دلی مراد بر آئی - ان کی تحریریں ملاحظہ فرمائیے - تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے - طریق استعمال دوا و غذا اور پرہیز ٹکٹ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا - والیان ریاست و امراء حسب منشائے خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں

نمبر	نام مرض	قیمت فی شیشی	نمبر	نام مرض	قیمت فی شیشی	نمبر	نام مرض	قیمت فی شیشی	نمبر	نام مرض	قیمت فی شیشی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عہ	۱۰	قولنج ردری	صہر	۱۹	لقوہ	عہ/	۲۸	نل گترا	صہر
۲	جس کے اولاد ہو کر مر جاتی ہے	صہر	۱۱	سوزاک	صہر	۲۰	بھگندر	عہ/	۲۹	طول و عرض و عمق و زائد	صہر
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	صہر	۱۲	سرعت	عہ/	۲۱	ناسور	عہ/	۳۰	خضاب سالانہ	لعہ
۴	جس کا حمل ۶-۸ ماہ کا گر جائے	صہر	۱۳	جریان	عہ/	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہر	۳۱	نزلہ و زکام	لعہ
۵	کمزوری	عہ	۱۴	غلط کاری	صہر	۲۳	ادھرنگ	عہ	۳۲	تسہیل ولادت	عہ/
۶	مرگی	صہر	۱۵	گنٹھیا	عہ/	۲۴	ضیق النفس	عہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	عہ/
۷	تپ دق	عہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عہر	۲۵	لیپہ	صہ	۳۴	بخار معذانہ نیجہ ...	ہہر
۸	ضعف باہ	صہر	۱۷	ضعف بصر	عہ/	۲۶	آتشک	صہ	۳۵	ضعف ہضم	صہر
۹	ضعف جگر	للعہ	۱۸	سبیل	عہ/	۲۷	آتشک کل بدن	عہ	۳۶	سرسام	عہ/

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں ٭

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ ٹیبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور ادویہ کی آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی ہی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ للعہ (دس روپیہ) خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ پھر۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارات سے بچنا چاہیئے ؛

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور ؛

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے؟

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں سعبل اور کمزوری نظر ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم۔ اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلئے ہر کسی کے لیئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اسلئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈبلیو ایم ساگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ادھم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خون وخورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑبال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں آنکھوں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم

ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر بریجلال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴۔ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور ؛

پانچہزار روپیہ انعام۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے میشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے تاریخ ۔۔۔ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے ..

شیخ یعقوب علی ایڈیٹر وپروپرائیٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا